فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی

محمد طفیل

○ مخطوطہ نمبر ۴۳ داخلہ نمبر ۳۷۸۹

- نام : تحریر الطرق والروایات ۔ فن تجوید
- تقطیع : $\frac{۶ \times ۸\frac{1}{2}}{۴ \times ۶\frac{1}{2}}$ سطر فی صفحہ ۲۹ حجم ۳۷ اوراق
- مصنف : شیخ علی المنصوری سن تالیف معلوم نہیں
- کاتب : محمد بن عبد اللطیف الحنبلی سن کتابت ۲۹ صفر المظفر ۱۱۴۵ھ
- روشنائی : صمغ ددی خط نسخ خوشخط ۔
- کاغذ : قطنی دستی مسحوق مصری زبان عربی نثر

اس کتاب کا آغاز اس طرح ہوتا ہے :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمدٍ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین ۔ وبعد فیقول العبد الفقیر الی اللہ تعالیٰ علی المنصوری غفر اللہ تعالیٰ لہٗ ولوالدیہ ولجمیع المسلمین ۔

کتاب کے آخری کلمات یہ ہیں :

وندعو ونرفع ایدینا الی السماء انہٗ مجیبٌ والحمد للہِ رب العٰلمین ۔ تمت الرسالۃ المبارکۃ فی اواخر شھر صفر الخیر سنۃ خمس وارلعین ومایۃ والفٍ عن الھجرۃ النبویۃ علیٰ صاحبھا الف صلاۃ ۔ واتم تحیۃ علیٰ ید العبد الضعیف محمد بن عبد اللطیف الحنبلی غفر اللہ تعالیٰ ولوالدیہ ولمشائخہٖ وللمسلمین ۔ آمین ۔

اس نسخہ کے آخری صفحہ کے حاشیہ پر یہ الفاظ بھی درج ہیں :

الیٰ هٰهُنا قوبلت فقط علیٰ نسخة قابلها الوزیر علیٰ نسخة الاصل۔

امام القراء شیخ ابومحمد قاسم بن فیرة الشاطبی المتوفی ۵۹۰ھ نے مشہور و متداول قصیدہ "حرز الامانی و وجہ التهانی" کی بنیادوں پر طرق و روایات اور قراءت کو نثر میں مدون کیا۔ اور شاطبی کا یہی قصیدہ "القصیدۃ الشاطبیة" کے نام سے بھی مشہور ہوا۔ رسالہ مذکور میں جو وجوہِ قراءت نظم میں بیان کئے گئے ہیں۔ ان کے طرق و روایات اس کتاب میں درج ہیں۔ اور ہر اختلاف کو اصل قاری کی طرف منسوب کر کے بیان کیا گیا ہے۔

زیرِ نظر رسالہ جو درحقیقت "القصیدۃ الشاطبیة" کی منثور شرح ہے۔ علماء تجوید میں "تحریر الطرق" یا "طرق المنصوری" کے نام سے متعارف و متداول ہے۔

اس رسالہ کے مصنف کا پورا نام علی بن سلیمان بن عبداللہ المنصوری ہے۔ آپ آستانہ (قسطنطنیہ) میں شیخ القراء تھے۔ اور آپ کی وفات ۱۱۳۴ھ بمطابق ۱۷۲۲ء میں اسکدار میں ہوئی۔ خیرالدین زرکلی نے ان کی مندرجہ ذیل کتب کا ذکر کیا ہے۔

۱۔ شرح فی صِفة سید المرسلین والعشرۃ المبشرین۔

۲۔ تحریر الطریق والروایات۔ اسی کتاب کا خطی نسخہ اس وقت زیرِ نظر ہے۔

۳۔ ردّ الالحاد فی نطق الضاد۔

۴۔ الفیہ فی النحو۔

اسماعیل پاشا بغدادی نے اپنی کتاب "ایضاح المکنون" ج ۱ ص ۲۳۲ پر زیرِ نظر رسالہ "تحریر الطرق" کا پورا نام یوں لکھا ہے: "تحریر الطرق والروایات فی ما تیسّر من الآیات فی وجوہِ القراءات"۔

زیرِ نظر نسخہ نہایت خوش خط اور عمدہ لکھا ہوا ہے۔ اور مکمل حالت میں موجود ہے، جیسا کہ پہلے ذکر ہوا۔ اصل نسخہ سے مقابلہ بھی حاشیہ پر درج ہے۔ اور حاشیہ پر جا بجا تفحیمات و تنقیحات درج ہیں۔ اس کتاب کے طبع ہونے کی تاحال کہیں سے اطلاع نہیں ملی۔ البتہ نسخہ اس حالت میں ہے کہ اسے صاف کر کے شائع کیا جا سکتا ہے۔

○ مخطوطہ نمبر ۴۴ داخلہ نمبر ۳۷۹۰

• ۔ نام کتاب: کتاب التمہید فی علم التجوید ۔ فن تجوید

• ۔ تقطیع: ۹ × ۷ / ۶½ × ۵ سطر فی صفحہ ۲۷ حجم ۳۵ ورق

• ۔ مصنف: شیخ القراء ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد الجزری المتوفی ۸۳۳ھ ۔ سن تالیف ۷۹۹ھ

• ۔ کاتب: مذکور نہیں سن کتابت ۱۳۱۴ھ

• ۔ روشنائی: صمغ دودی عنوان سرخ رنگ ۔ خط نسخ خوشخط

• ۔ کاغذ: دستی مصری مسحوق زبان عربی نثر

اس کتاب کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ قال الشیخ الامام العلامۃ المقری المحقق ابوالخیر شمس الدین محمد بن شمس الدین محمد بن محمد بن علی الجزری الشافعی تغمدہ اللہ رحمتہ ......

کتاب کے آخر میں یہ عبارت ہے:۔

قال المصنف فرغت من تحریرہٖ آخر ثلث ساعۃٍ مضت لبعد الزوال من استوائہ من یوم السبت خامس ذی الحجۃ الحرام من سنۃ تسع وتسین و سبعمائتہ بالمدرسۃ الظاھریۃ من بین القصرین بالقاھرۃ المحروسۃ لازالت معمورۃ وسائر بلاد المسلمین و اجزت لجمیع المسلمین روایتۃٗ عنی راجیًا ثواب اللہ تعالیٰ ورحمتہ والحمد للہِ رب العٰلمین۔ فی یوم الخمیس المبارک الموافق غرۃ شھر جمادی الاولیٰ سنۃ ۱۳۱٤ من ھجرۃ منزلۃ العز والشرف صلی اللہ علیہ وسلم ۔

نویں صدی ہجری کے مجدد اور عالم قراءت امام الجزری کو علماء تجوید میں جو شہرت اور مرتبہ حاصل ہے وہ محتاجِ بیان نہیں ——— علم التجوید کی تاریخ آپ کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی ۔

آپ ۷۵۱ھ بمطابق ۱۳۵۰ء میں دمشق میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی ۔

جب آپ نے عملی زندگی میں قدم رکھا تو دمشق میں "دارالقرآن" کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا ۔ آپ نے اپنی زندگی میں کئی بار مصر کا سفر کیا ۔ اور بلاد روم بھی گئے ۔ آپ نے تیمور لنگ

(باقی صفحہ ۴ پر ملاحظہ فرمائیں)